145428 ـ عقد نكاح ہونے كے بعد علم ہوا كہ ولى يا گواہ تو قبروں كى عبادت كرتے ہيں

سوال

اگر نكاح ہونے كے بعد علم ہو كہ لڑكى كا ولى يا كوئى ايك گواہ قبروں كى عبادت كرنے اور غير اللہ كا وسيلہ پكڑنے اور غير اللہ كے نام پر ذبح كرنے والا مشرك ہے تو كيا عقد نكاح كى تجديد كرانا لازم ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

غير اللہ كو پكارنا اور غير اللہ كے ليے ذبح كرنا جائز نہيں جو كوئى بھى ايسا كرے وہ شرك اكبر كا مرتكب ہو كر ملت اسلام سے خارج ہو جائيگا؛ كيونكہ دعاء اور ذبح عبادات ميں شامل ہے اور عبادت صرف اللہ وحدہ لاشريك كى ہوگى اس ليے جس نے بھى غير اللہ كى عبادت كى تو وہ مشرك ہے.

ہمارى اس ويب سائٹ پر غير اللہ كے ليے ذبح كرنا اور غير اللہ كو پكارنا اور ان سے مانگنا وغيرہ كا حكم بيان كيا گيا ہے اس كى تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (979) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

دوم:

نكاح ميں ولى اور گواہوں كا مسلمان ہونا شرط ہے، اس ليے كسى كافر كو مسلمان عورت پر ولايت حاصل نہيں ہوگى اور عقد نكاح ميں كسى كافر كى گواہى بھى صحيح نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم كا اجماع ہے كہ كافر كو كسى مسلمان عورت پر كسى بھى حالت ميں ولايت حاصل نہيں " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 377).

اور ابن قدامہ ہى ايك مقام پر رقمطراز ہيں:

" نکاح دو مسلمان گواہوں کی گواہی سے ہی منعقد ہو گا، چاہے خاوند اور بیوی دونوں مسلمان ہوں، یا پھر خاوند اکیلا مسلمان ہو، امام احمد نےیہی بیان کیا اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر آدمی نماز ادا نہ کرتا ہو تو اس کے لیے اپنی کسی بھی بیٹی کا نکاح کرنا حلال نہیں، اور اگر وہ نکاح کر بھی دے تو یہ نکاح فاسد ہوگا؛ کیونکہ مسلمان عورت کے ولی کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے " انتہی

ماخوذ از: نور علی الدرب.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (125363) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

سوال میں تعیین نہیں کی گئی کہ شرکیہ اعمال کا مرتکب کون ہے آیا لڑکی کا ولی یا کہ کوئی ایک گواہ؛ اس لیے اگر تو کوئی ایک گواہ غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے اور قبروں کی عبادت کرنے والا ہے، اور عقد نکاح کے بعد نکاح کا اعلان بھی ہو چکا ہے تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اختیار کردہ کے مطابق ان شاء اللہ نکاح صحیح ہے، کہ واجب تو نکاح کا اعلان کرنا ہے، چاہے گواہ نہ بھی ہوں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" بلاشک و شبہ اعلان نکاح کے ساتھ نکاح صحیح ہے چاہے دو گواہ نہ بھی ہوں " انتہی

دیکھیں: الاختیارات الفقہیۃ (177).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (124678) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن اگر ولی مشرک ہے تو پھر نکاح کی تجدید ضروری ہے؛ کیونکہ نکاح کا ولی ہونے میں مسلمان شرط ہے، اگر نکاح کے بعد ولی شرکیہ اعمال سے توبہ کرچکا ہے تو وہ عقد نکاح کی تجدید میں نکاح کی ذمہ داری ادا کریگا، لیکن اگر اس نے توبہ نہیں کی تو پھر اس کے بعد والا کوئی قریب ترین مسلمان ولی نکاح کی ذمہ داری ادا کریگا.

اور دوسرا نکاح عدالت سے توثیق کرانے ضروری نہیں کیونکہ پہلا نکاح رجسٹر کرایا جا چکا ہے، خاص کر جب دوسرا نکاح رجسٹرکرانے میں ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو تو پہلے پر ہی اکتفا کیا جائیگاز

ولایت کے درجات اور مراتب معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (99696) اور (6690) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ سب کچھ اس صورت میں ہے جب ولی یا کسی ایك گواہ پرکفر اور دین سے اخراج کا بالتعیین حکم لگایا جائے، لیکن اگر وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے شرك کا علم نہیں یا پھر اس کا ملك اور علاقہ اہل علم سے دور ہے وہاں اسے اس کی غلطی سمجھانے والا کوئی نہیں، اور خالص توحید بتانے والا کوئی نہیں تو پھر ان شرکیہ اعمال میں پڑنے کی وجہ سے اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائیگا، بلکہ جہالت کی بنا پر اسے معذور سمجھا جائیگا، اور اس نے اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کیا ہے وہ صحیح شمار ہوگا، کیونکہ اسے اصل پر رکھتے ہوئے مسلمان کا حکم دیا جائیگا اور کفر کا حکم اسی صورت میں دیا جائیگا جب اس پر حجت اور دلیل قائم کر لی جائے.

اس طرح کے افراد پر ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کریں اور بااعتماد اور پختہ اہل علم سے دریافت کریں تا کہ بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کر سکیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کسی معین شخص کو کافر قرار دینا اور اس کے قتل کو جائز کہنا اس موقوف ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت اور دلیل پہنچائی جائے جس کی مخالفت کرنے پر کفر ہوتا ہو، وگرنہ ہر وہ شخص جو دین کی کسی چیز سے جاہل ہو اسے کافر نہیں قرار دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: کتاب الاستغاثۃ (2 / 492).

واللہ اعلم .